بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی

یوم جمعہ

جلد ۳۰ | ۸ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش | ۲۱ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۱ ھ | ۸ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۲ ء | نمبر ۱۰۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۶ ماہ ہجرت سنہ ۱۳۲۱ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو بخار کھانسی اور پیچش کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں:-

حضرت اماں جی حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آج بخار نسبتاً کم ہے۔ البتہ ضعف زیادہ ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

امسال نصرت گرلز ہائی سکول قادیان سے ۳۱ لڑکیاں مڈل کے امتحان میں شریک ہوئی تھیں۔ جو سب کی سب پاس ہو گئیں۔ مفصل آئندہ:-

روزنامہ الفضل قادیان ۲۱ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۱ ھ

احرار کی دو باتیں

اگرچہ مجلس احرار کی خاک اسی دن سے اڑنی شروع ہو گئی تھی۔ جبکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے کئی ہزار کے مجمع میں اعلان فرمایا تھا۔ کہ میں دیکھتا ہوں۔ زمین احرار کے قدموں سے نکلی جا رہی ہے۔ اور معلوم نہیں۔ آج لیڈران احرار کس گوشہ گمنامی میں مونہہ چھپائے پڑے ہیں۔ لیکن باوجود یہاں تک نوبت پہونچ جانے کے دو باتیں کبھی کبھی احرار کی طرف سے سننے میں آتی رہتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ مجلس احرار نے احمدیت کے خلاف اپنی سرگرمیاں پورے زوروں سے شروع کر دی ہیں۔ جلد سے جلد اور زیادہ سے زیادہ مالی امداد دیجائے اور دوسری یہ کہ شعبۂ تبلیغ احرار کا فلاں محصل چونکہ وصول کردہ چندہ دفتر میں داخل نہیں کرتا۔ اس لئے اسے آئندہ کوئی رقم نہ دی جائے۔ مثلاً ۲۷ اپریل کے "زمزم" میں سپرنٹنڈنٹ دفتر احرار لاہور کی طرف سے سید فیض الحسن صاحب صدر شعبۂ تبلیغ نے ایک اعلان کرایا ہے۔ جس میں لکھا ہے:-

"تمام وابستگان شعبۂ تبلیغ احرار اسلام ہند کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ شعبہ ہذا کے محصل حافظ عبد الرحیم صاحب صدر نے گزشتہ چار ماہ سے اپنا حساب دفتر میں داخل نہیں کیا۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ وہ بعض مقامات سے بدستور چندہ وصول کر رہا ہے۔ اس لئے کوئی صاحب اس کو شعبۂ تبلیغ کے لئے یا قادیان میں مرزائیت کے انسداد کے سلسلہ میں کوئی رقم نہ دی جائے۔ ایسی رقم کا دفتر شعبہ ذمہ دار نہ ہوگا۔ منٹگمری۔ ملتان۔ گوجرانوالہ سیالکوٹ۔ امرتسر۔ لاہور۔ اوکاڑہ چیچا وطنی کے جن احباب کے پاس گزشتہ چار ماہ کی رسیدات ہوں۔ وہ فوراً دفتر شعبہ تبلیغ احرار اسلام ہند لاہور کے پتہ پر ارسال کر دیں۔ تاکہ وصول شدہ رقم کا مطالبہ کیا جا سکے۔"

حقیقت یہ ہے کہ اب چونکہ گرے پڑے احرار کے پاس صرف "شعبۂ تبلیغ" کا ہی ٹوٹا پھوٹا کشکول رہ گیا ہے۔ اس لئے اسی کے نام پر کچھ بٹورتے ہیں۔ لیکن چونکہ خود صدر دفتر کا یہ حال ہے۔ کہ اس نے کبھی اپنا حساب شائع نہیں کیا۔ اور نہ یہ بتانے کی کبھی تکلیف گوارا کی ہے۔ کہ دفتر کو کیا وصول ہوا۔ اور وہ کہاں کہاں خرچ کیا گیا۔ اس لئے اس دفتر سے وابستگان بھی اس بات کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ کہ جو کچھ انہیں وصول ہو۔ اسے دفتر کے حوالے کریں۔ تاکہ دفتر پر قابض اسے بے کھٹکے جیبوں میں ڈال دیں:-

اسی طریق عمل کے ماتحت اگر احراری محصلین کے صدر نے صرف چار ماہ کی وصول کردہ رقوم دفتر کے حوالہ نہیں کیں۔ تو یہ کوئی ایسی بات نہیں۔ جسے خاص اہمیت دی جائے۔ اور جس کی اخبارات میں تشہیر کرائی جائے۔ پھر بیچارے حافظ عبد الرحیم کی ہی روزی کیوں بند کی گئی اس سے بہت زیادہ عرصہ تک رقوم وصول کرتے رہنے والے بعض لوگوں کے متعلق ابھی تک کیوں کبھی اعلان نہ کیا گیا۔ مثلاً کیا شعبۂ تبلیغ احرار بتا سکتا ہے۔ کہ مولوی عنایت اللہ نے جسے قادیان میں احرار کا امیر مقرر کیا گیا تھا۔ تمام وصول کردہ رقوم دفتر میں داخل کرا دیں۔ اور اپنے عرصہ امارت کا حساب آمد و خرچ پیش کر کے دفتر کو مطمئن کر دیا ہے پھر کیا یہ بھی بتایا جائے گا۔ کہ اسے کیوں امارت کے عہدہ سے معزول کر دیا گیا اور کیوں اب مجلس احرار کا اس سے کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔ احرار نے آج تک اس بارے میں نہ تو کوئی اعلان شائع کیا ہے۔ اور نہ وابستگان شعبۂ تبلیغ کو یہ اطلاع دی ہے۔ کہ وہ مولوی عنایت اللہ کو چندہ دیں۔ یا نہ دیں۔ اگر اب بھی اس بارے میں مفصل حالات پبلک کے سامنے پیش نہ کئے گئے۔ تو اس کا صاف مطلب یہ ہوگا۔ کہ جو لوگ احرار کے شعبۂ تبلیغ کے صدر دفتر کے رازوں سے واقف ہوں۔ اور اس کی دکھتی رگ جانتے ہوں وہ خواہ کچھ کر جائیں۔ ان کے متعلق چون و چرا نہیں کی جاتی۔ لیکن جسے یہ گر معلوم نہ ہو اسے اخبارات میں بدنام اور ذلیل کرنے کے لئے لمبے چوڑے اعلان کرائے جاتے ہیں:-

بہرحال اس قسم کے اعلانات اور واقعات سے ظاہر ہے۔ کہ احرار تبلیغ کے نام سے جو کچھ غریب مسلمانوں کی جیبوں سے نکالتے ہیں اس کے ساتھ کیسا بے دردانہ سلوک کرتے ہیں اب رہی دوسری بات۔ جسے چندہ وصول کرنے کا ذریعہ بنایا جاتا ہے۔ اور جو یہ ہے کہ مجلس احرار نے احمدیت کے خلاف بڑی سرگرمی سے کام شروع کر دیا ہے۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ آج جبکہ مجلس احرار کو جماعت احمدیہ کے خلاف کھڑے ہوئے قریباً آٹھ سال گزر چکے ہیں۔ مخالفانہ کام شروع کرنے کا ہی اعلان کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ ۲۲ اپریل کے "شہباز" میں لکھا ہے:-

"مجلس احرار نے اپنی سرگرمیاں پورے زوروں پر شروع کر دی ہیں۔ قادیان کے دیہات میں احرار کے بہت سے مبلغوں نے دورے کئے۔ اور وعظ فرمائے۔"

گویا احمدیت کی مخالفت میں احرار اپنے مونہہ سے ہنوز روز اول کے مصداق ہونے کا اعلان کر رہے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی جب یہ دیکھا جائے۔ کہ احمدیت کے مقابلہ کے لئے احرار نے جو "امیر" مقرر کیا تھا۔ اور جس کی بڑی تعریفیں کی جاتی تھیں۔ آج خود احرار کے خلاف کھڑا ہے۔ اور اس کی رپورٹ پر بالفاظ "شہباز" "پولیس نے قادیان کے ۱۱ احراری کارکنان کو گرفتار کر کے عدالت لالہ کشن چند مجسٹریٹ درجۂ اول بٹالہ میں چالان کر دیا ہے۔" تو یہ حقیقت بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ احرار کو خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں ایسا ذلیل و رسوا کیا ہے۔ کہ وہ کسی شریف آدمی کو مونہہ دکھانے کے قابل نہیں رہے

اخبار احمدیہ

تعزیت کی قرار دادیں

(۱) ۲۶ اپریل جماعت احمدیہ کلانور کے مردوں اور عورتوں کے جنرل اجلاس میں حضرت میر قاسم علی صاحب کی وفات پر ذیل کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

حضرت میر قاسم علی صاحب کی وفات پر جماعت احمدیہ کلانور نہایت افسوس کا اظہار کرتی ہے۔ حضرت میر صاحب موصوف نے سلسلہ احمدیہ کی ایک لمبے عرصہ تک نمایاں خدمت کی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو درجات عالیہ عطا کرے۔ خاکسار گلاب الدین سیکرٹری جماعت احمدیہ کلانور

(۲) ۲۴ مارچ شہادت مجلس خدام الاحمدیہ سونگڑہ کے جلسہ میں جناب میر قاسم علی صاحب کی وفات پر نہایت رنج و ملال اور افسوس کا اظہار کیا گیا۔ نیز بعد جمعہ جنازہ غائب پڑھا گیا۔ مرحوم بہت بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ خاکسار رشید احمد رضی اللہ نائب سیکرٹری خدام الاحمدیہ سونگڑہ

ترک حقہ نوشی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں توپ خانہ کی جماعت کے مندرجہ ذیل احباب نے حقہ نوشی کی عادت ترک کر دی ہے۔ میاں نور محمد صاحب منشی عبد الجبار صاحب۔ محمد لطیف صاحب فضل دین صاحب۔ امیر دین صاحب محمد صدیق صاحب اللہ تعالےٰ استقامت عطا کرے۔ خاکسار نور محمد زعیم توپ خانہ بازار لاہور کینٹ

آنریری انسپکٹران تعلیم و تربیت کا تقرر

ذیل کے احباب کو نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے آنریری انسپکٹر تعلیم و تربیت مقرر کیا گیا ہے۔ اور ہر ایک انسپکٹر کا حلقہ مقرر کر کے اطلاع دی جا رہی ہے۔ جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ ان سے تعاون کریں۔ اور اصلاح و تربیت کے کام میں ان کا ہاتھ بٹائیں۔ (۱) مولوی عطاء اللہ صاحب امیر ضلع ہوشیارپور (۲) بابو غلام جیلانی خان صاحب پوسٹل سارٹنگ نواں شہر ضلع جالندھر (۳) سید بہاول شاہ صاحب کٹڑہ کرم سنگھ امرتسر

ناظر تعلیم و تربیت

پتہ مطلوب ہے

ایک شخص مسمی عبد القیوم نے کسولی سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں وقف کے متعلق ایک خط لکھا تھا۔ جس پر سوائے نام اور کسولی کے اور کوئی پتہ نہ تھا۔ بعد میں معلوم ہوا۔ کہ وہ لاہور آ چکے ہیں۔ لیکن ان کا پورا پتہ دفتر میں معلوم نہیں ہے۔ لہٰذا براہ کرم کوئی ان کے مکمل پتہ سے واقف ہوں تو اطلاع دیں۔ اگر وہ خود پڑھیں۔ تو بھی دفتر ہذا کو جلد مطلع فرمائیں۔ انچارج تحریک جدید قادیان

شکریہ احباب

جن احباب نے میری بچی کی پیدائش پر مبارکباد اور اہلیہ کی علالت پر بیمار پرسی بذریعہ تار و خطوط کی ہے۔ ان کی محبت اور ہمدردی کا شکریہ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ مریضہ کی طبیعت الحمد للہ رو بہ صحت ہے۔ مگر کامل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ بچی الحمد للہ بالکل اچھی ہے۔ عبد الرحیم نیر

درخواست ہائے دعا

(۱) چودھری بدر الدین صاحب قادیان بہت بیمار رہیں (۲) صدیق احمد صاحب لائل پوری طالب علم مدرسہ احمدیہ کی خالہ زاد ہمشیرہ رضیہ بیگم چار ماہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے (۳) عبد الرحمن صاحب بہلول پور کا چھوٹا بھائی عنایت اللہ خان ٹائیفائڈ سے بیمار ہے (۴) چودھری محمد حسین صاحب ملتان کا لڑکا عبد السلام جو میٹرک کے امتحان میں پنجاب بھر میں اول رہا تھا۔ اس نے اب ایف۔ اے کا امتحان دیا ہوا ہے۔ (۵) اللہ دتا صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ جھنگ بشیر احمد کے متعلق جس نے میٹرک کا امتحان دیا ہوا ہے دعا کی درخواست کرتے ہیں (۶) ڈاکٹر محمد احمد صاحب اور سلطان احمد صاحب جو عدن میں مقیم ہیں۔ اپنی خیر و عافیت کے لئے دعا کے طالب ہیں احباب سب کے لئے دعا کریں۔

اعلان نکاح

مورخہ ۲ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش مطابق ۲ مئی ۱۹۴۲ء حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے محمد بشیر خان ابن خان بہادر غلام محمد خانصاحب کا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر مسماۃ زرینہ بیگم بنت شیخ عظیم الدین صاحب مرحوم سوداگر چرم امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد سندھ کے ساتھ پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اے امیرو موت کو مت بھلاؤ

"اے امیرو اور بادشاہو اور دولت مندو! آپ لوگوں میں ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں جو خدا سے ڈرتے اور اس کی تمام راہوں میں راستباز ہیں۔ اکثر ایسے ہیں کہ دنیا کے ملک اور دنیا کے املاک سے دل لگاتے ہیں۔ اور پھر اسی میں عمر بسر کر دیتے ہیں۔ اور موت کو یاد نہیں رکھتے۔ ہر ایک امیر جو نماز نہیں پڑھتا۔ اور خدا سے لاپروا ہے۔ اس کے تمام نوکروں چاکروں کا گناہ اس کی گردن پر ہے۔ ہر ایک امیر جو شراب پیتا ہے اس کی گردن پر ان لوگوں کا بھی گناہ ہے جو اس کے ماتحت ہو کر شراب میں شریک ہیں۔ اے عقلمندو یہ دنیا ہمیشہ کی جگہ نہیں۔ تم سنبھل جاؤ تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو۔ ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو۔ انسان کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں۔ بلکہ افیون۔ گانجہ۔ چرس۔ بھنگ تاڑی اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کے لئے عادت کر لیا جاتا ہے۔ وہ دماغ کو خراب کرتا اور آخر ہلاک کرتا ہے۔ سو تم اس سے بچو۔ ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ تم کیوں ان چیزوں کو استعمال کرتے ہو۔ جن کی شامت سے ہر ایک سال ہزارہا تمہارے جیسے نشہ کے عادی اس دنیا سے کوچ کرتے جاتے ہیں۔ اور آخرت کا عذاب الگ ہے۔ پرہیزگار انسان بن جاؤ۔ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں۔ اور تم خدا سے برکت پاؤ۔ حد سے زیادہ عیاشی میں بسر کرنا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ بدخلق اور بے مہر ہونا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ خدا یا اسکے بندوں کی ہمدردی سے لاپروا ہونا لعنتی زندگی ہے۔ ہر ایک امیر خدا کے حقوق اور انسانوں کے حقوق سے ایسا ہی پوچھا جائے گا۔ جیسا کہ ایک فقیر بلکہ اس سے زیادہ۔ پس کیا بدقسمت وہ شخص ہے۔ جو اس مختصر زندگی پر بھروسہ کر کے بکلی خدا سے مونہہ پھیر لیتا ہے۔ اور خدا کے حرام کو ایسی بے باکی سے استعمال کرتا ہے۔ کہ گویا وہ حرام اس کے لئے حلال ہے۔ غصہ کی حالت میں دیوانوں کی طرح کسی کو گالی کسی کو زخمی اور کسی کو قتل کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور شہوات کے جوش میں بے حیائی کے طریقوں کو انتہا تک پہونچا دیتا ہے۔ سو وہ سچی خوشحالی کو نہیں پائے گا۔ یہاں تک کہ مرے گا۔" (کشتی نوح)

تین ٹائپسٹوں کی فوری ضرورت

نظارت ہذا میں قرآن کریم کے انگریزی مسودات ٹائپ کرانے کے لئے تین ہوشیار اور قابل ٹائپسٹوں کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ درخواستیں مع نقول سرٹیفکیٹس مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجی جائیں۔ ناظر تالیف و تصنیف قادیان

مجالس خدام الاحمدیہ اور مشخصہ بجٹ

مجلس خدام الاحمدیہ کے موجودہ سال کو شروع ہوئے تین ماہ ہو رہے ہیں۔ مگر افسوس کہ تا حال مجالس بیرون کی طرف سے سال رواں کے مشخصہ بجٹ بہت کم مرکز میں موصول ہوئے ہیں۔ چنانچہ قائدین و زعمائے کرام کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ ازراہ کرم بغیر کسی مزید التوا کے جلد ہی اپنی اپنی مجالس کے بجٹ مرتب فرما کر مرکز میں ارسال فرمائیں۔ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کے لئے چندہ کی ادائیگی گو لازمی نہیں ہے۔ مگر خدام کو حسب توفیق اس میں حصہ ضرور لینا چاہیئے۔

ملک عطاء الرحمن مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اب تمام روئے زمین کیلئے اسلام ہی خدا کا پسندیدہ مذہب ہے

از جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب انچارج نور ہسپتال قادیان

اسلام کی حفاظت کا خدا تعالےٰ نے وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ عیسائیت اور یورپ کے تمدن نے اس پر گرد و غبار ڈالا مگر قادیان میں نازل ہونے والے بروزِ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس سورج کو اُفق پر از سر نو چمکا دیا۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اسلام بوجہ اپنی خوبیوں کے۔ اور بوجہ اپنے حسن کے اس قدر جلد دُنیا میں پھیلا کہ اس کا مقابلہ کوئی دُوسرا مذہب نہیں کر سکتا۔ بوجہ اس کے کامل ہونے کے اور بوجہ اس کے کہ یہ اعلےٰ ترین مقام روحانی تک پہونچانے کی قابلیت رکھتا تھا۔ لوگوں نے بہت فائدہ اٹھایا۔ نہ صرف ماننے والوں نے۔ بلکہ نہ ماننے والوں کو بھی اس کی روشنی نے فائدہ پہونچایا لیکن چونکہ اعلےٰ ترین چیز کو حاصل کر لینے کی قابلیت بہت کم لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ اس لئے جن لوگوں نے اس کے نزول کے وقت زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا۔ وُہ اس قدر تو تھا۔ کہ وُہ اندھیر نگری میں ستارہ بن کر چمکنے لگ گئے۔ اور وہ سورج اسلام کے لئے گواہ بن گئے۔ اور ایک دُنیا کو منور کر دیا۔ اور اسلام کی کامل تعلیم کے استحکام کا موجب بن گئے۔

مگر وُہ دُنیا کے مختلف ملکوں میں پڑے ہوئے لوگوں کی اصلاح تھوڑے وقت میں نہ کر سکے۔ وُہ اندھیرا جو ان لوگوں پر مدتوں سے چھایا ہوا تھا۔ وُہ دُور نہ ہو سکا۔ ان ملکوں کی سیاہی کو جو خود تراشیدہ عقائد کے باعث پھیلی ہوئی تھی۔ اور لوگوں کے دِل حق شناسی سے دُور اور پردہ میں تھے۔ دُور نہ کر سکے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جب ان ستاروں کی روشنی کسی وجہ سے کم ہو گئی۔ تو دُنیا پر زیادہ سے زیادہ اندھیرا چھا گیا۔ اور روحانیت دُنیا سے اُٹھ گئی۔

لیکن جیسا کہ خدا وند تعالےٰ نے قرآن کریم میں وعدہ فرمایا ہے۔ اِنّا نحن نزّلنا الذکر و انا لہٗ لحافظون کہ ہم نے ہی اس ذکر (اسلام یعنی قرآن) کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی (حقیقی) حفاظت کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ایک دُوسرا انتظام اسلام کے سورج کو چمکتا رکھنے اور اس پر سے گرد و غبار دُور کرنے کا کیا ہوا ہے۔

یہ بات کہ ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جسے آخری زمانہ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ جب اسلام انتہائی طور پر کمزور ہو جائے گا۔ اور فتنۂ دجال بپا ہو کر انتہائی بے دینی پیدا کر دے گا۔ اس قدر زبان زد خلائق ہے۔ کہ اس کا انکار بجز ایسے دِلوں کے جو تعصب کے پردے میں ہوں۔ کوئی نہ کرے گا۔ ایسے زمانہ کے آنے کے متعلق خیالات کا عام ہونا کئی وجوہ سے ہو سکتا ہے۔

(۱) اول اس کے متعلق احادیث میں بہت سی پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں۔

(۲) خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دہن مبارک سے سننے والے صحابہ نے ان باتوں کو پھیلایا۔ جو اس زمانہ تک پہنچتی چلی آئیں۔

(۳) قرآن کریم پر تدبر کرنے والوں نے اس زمانہ کے آنے پر یقین کا اظہار کیا۔

میرے مدنظر اس وقت قرآن کریم کی ان آیات کا ذکر کرنا ہے۔ جن میں اس زمانہ کے آنے کا ذکر ہے۔ اور بتلایا گیا ہے کہ اسلام کے کمزور ہو جانے کے وقت ایسی قوم پھیلے گی۔ کہ جو اسلام کے سورج پر زیادہ سے زیادہ پردہ ڈالنے کی کوشش کرے گی۔ اور اپنے دین کی برتری ثابت کرنے کے لئے انتہائی فریب اور طاقت سے کام لے گی۔ جس کے نتیجہ میں سورج اسلام پر انتہائی گرد و غبار پڑ جائے گا۔ اور اس رُوحانی اندھیرے کی شہادت دینے کے لئے چاند اور سورج رمضان کے مہینہ میں گہنا ئینگے۔

اور اس امر کو واضح کریں گے۔ کہ وُہ اسلام جو کہ ماہ رمضان میں نازل ہونا شروع ہوا تھا۔ اس کی اپنی روشنی اور حفاظتی نظام دونوں خطرہ میں ہیں۔ اور ایسے خطرناک زمانہ میں اسلام کی حفاظت کی آسمانی آواز جو مسیح موعود اور مہدی معہود کے ذریعہ بلند ہوگی۔ وُہی اسلام کو از سر نو زندہ کرنے والی ہوگی۔ اُس آواز پر لبیک کہنے والے ہی وُہ لوگ ہوں گے۔ جو حقیقی اسلام پر قائم ہوں گے۔ اُس آواز سے روگردانی کرنے والے اسلام سے دُور ہوں گے۔ چنانچہ وُہ آیات یہ ہیں:-

اِذا الشّمس کوّرت۔ جب سورج پر پردہ پڑ جائے۔ یعنی اسلام کے سورج پر پردہ پڑ جائے۔ اس کی روشنی کو ظاہر کرنے والے وجود مفقود ہو جائیں۔ اور مسلمانوں کی ذاتی قابلیت جاتی رہے۔

واذا النّجوم انکدرت۔ اور جبکہ ستارے ماند پڑ جائیں یعنی علمائے اسلام کا باطنی نُور جو اسلام کی تعلیم سے پیدا ہوا کرتا تھا جاتا رہے۔

واذا الجبال سیّرت۔ اور جبکہ جبال چلائے جائیں۔ یعنی اسلام کی ایسی کمزوری کے زمانہ میں ایسی قوم پھیلے۔ جو اور بھی زیادہ پردہ ڈالنے کی کوشش کرے۔ اور یہ قوم دُور دراز سے جبال کی مانند سواریوں یعنی بڑے بڑے جہازوں اور ریلوں پر سوار ہو کر دُنیا میں پھیلے۔ اور ہندوستان میں بھی آئے۔ جو کہ عرب سے مشرق کی طرف ہے۔

واذا العشار عطّلت۔ اور جبکہ دس ماہ کی گابھن اونٹنیاں ناقابل التفات ہو جائیں۔ یعنی پہاڑ کی مانند سواریوں یعنے جہاز اور ریلوں کے چلنے سے ان کی قدر و منزلت جاتی رہے۔

واذا الوحوش حشرت۔ اور جبکہ وحشی صفت لوگوں کو اکٹھا کیا جائے یعنی وہ جہازوں اور ریلوں کے ذریعہ پھیلنے والی قوم غیر متمدن قوم کو متمدن بنائے۔

واذا البحار سُجّرت۔ اور جبکہ دریا چیر جائیں۔ یعنی وُہی قوم دُنیاوی ترقیات کے سامان بہم پہونچائے۔ اور دریاؤں سے نہریں نکالے۔ اور غلہ کی فراوانی ہو جائے۔

واذا النّفوس زوّجت۔ جبکہ انہار کے چلنے کے نتیجہ میں غلہ کی فراوانی ہو اور اس کے نتیجہ میں انسانی مخلوق زیادہ سے زیادہ ہو جائے اُس حالت پر یہ آیت دلالت کرتی ہے۔

واذا الموءٗدۃ سئلت۔ اور جبکہ زندہ گاڑی گئی بچی کے متعلق سوال اُٹھایا جائے۔ **بایّ ذنب قتلت**۔ کہ کس گناہ کی وجہ سے قتل کی گئی ہے۔ یعنے غلّہ کی فراوانی متقاضی ہو کہ انسانی جنس کی ادنےٰ ترین جزو کو بھی ضائع نہ ہونے دیا جائے یا پھر ایسی قوم کے ہاتھوں سے ایسا قانون بنے کہ دختر کشی کی بے رحم عادت ہٹا دی جائے۔

واذا الصّحف نشرت۔ اور جبکہ صحیفے پھیلائے جائیں یعنے وُہ قوم اپنے دین یعنی مسیح کو خدا کا بیٹا بتلانے والے خیالات کو کثرت سے شائع کرے۔ اور کروڑوں روپیہ اس پر خرچ کر ڈالے۔ اور اسلام اور توحید کے مذہب کو انتہائی طور پر کمزور کر ڈالے۔

واذا السّماء کشطت۔ اور جبکہ آسمان کا چھلکا اتار دیا جائے۔ یعنی جبکہ فاسد عقیدہ خوب پھیل جائے اور حقیقی مذہب توحید کا یعنے اسلام انتہائی اندھیرے میں آ جائے۔ اُس وقت بلحاظ اس قانون کے کہ انتہائی شدت کی گرمی بارانِ رحمت کی آمد کا پیش خیمہ ہوتی اور بارش کو لے آتی ہے۔ وُہ روحانی اندھیرا آسمانی نور یعنی وحی کے نزول کا موجب بن جائے اور اسلام کا موعود مسیح اور مہدی ظاہر ہو جائے اور آسمانی وحی کی برکت سے اسلام کے معارف بیان کرے اور اسلام کی برتری تمام دینوں پر ظاہر فرمائے۔ اور اسلام کا ڈنکا تمام دنیا میں بجایا جائے۔

واذا الجحیم سعّرت۔ اور جبکہ جہنم بھڑکایا جائے۔ یعنے مسیح موعود کے اسلام کی تائید میں کھلے کھلے آسمانی اور زمینی نشان ظاہر کر دینے کے باوجود جب لوگ اسلام سے روگردانی اختیار کریں اور اُس مسیح کا انکار کریں۔ تو وما کنّا معذّبین حتّٰی نبعث رسولا کے قانون کے ماتحت عذابوں کا سلسلہ دنیا پر شروع ہو جائے اور طاعون اور آتش فشاں پہاڑوں کے پھٹنے سے زلزلے آئیں اور پھر آتشبار اور آتش افروز جنگیں قائم ہوں۔

واذا الجنّۃ ازلفت۔ اور جبکہ جنت قریب کی جائے یعنے فتنہ دجال کی شدت کے باعث جب انتہائی گمراہی پھیل جائے۔ تو مسیح موعود کے ذریعہ سے اسلام کی خدمت کا کاروبار جاری ہو۔ اور جو جماعت غربا کی آنکھ مانگ کر خدمت اسلام میں حصہ لے تو تھوڑی تھوڑی قربانی سے جنت کی حقدار بن جائے۔

علمت نفس ما احضرت۔ تب ہر شخص جان لے گا۔ کہ اُس نے کیا حاضر کیا۔ یعنے مسیح موعود کی آمد کے ساتھ ایک طرف ایمانداروں کی جماعت قائم ہو جائیگی۔ دوسری طرف منکرین کا گروہ۔ اللہ تعالےٰ ان دونوں گروہ کے اعمال اس دُنیا میں مترتب فرما کر ان کے نتائج سے ان کو آگاہ کر دے گا۔

فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس۔ پس میں قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹنے والے پھر پیچھا چھپنے والے اور پھر قائم ہو جانے والے کی یعنی اسلام کی ترقی کے ستارہ کی جو ایک وقت میں آکر چھپ جائے۔ پھر نمودار ہو۔ اور پھر قائم ہو جانے یعنی مسیح موعود کی آمد سے پہلے چھپا ہوا ہو مسیح موعود کی آمد کے ساتھ پھر آ گے آئے۔ اور پھر قائم ہو جائے۔ یعنی اسلام کو ہمیشہ کے لئے دوسرے دینوں پر غلبہ حاصل ہو جائے۔

والیل اذا عسعس والصبح اذا تنفس۔ اور رات کی جب وہ دم توڑنے اور صبح کی جب وہ سانس لے۔ یعنی اس زمانہ کی جبکہ مسیح موعود کی آمد سے پہلے روحانی لحاظ سے انتہائی اندھیرے کا زمانہ ہو۔ اور آپ کی آمد سے پھر صبح نمودار ہو یعنی اسلام از سر نو چمکنے لگے۔

انہ لقول رسول کریم ذی قوۃ عند ذی العرش مکین مطاع ثم امین یہ رسول کریم صاحب قوت صاحب عرش کے ہاں جو مطاع اور امین ہے کا قول ہے۔ یعنی جبرائیل کا لایا ہوا کلام اور پیشگوئی ہے۔ جس کے بہت سے شواہد ہیں۔ اور کلام ہر ایک شک اور شبہ سے پاک ہے۔ اور اسکی خبریں اٹل ہیں۔

وما صاحبکم بمجنون۔ تمہارا صاحب مجنون نہیں ہے۔ یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو باتیں اپنی امت کے آئندہ زمانہ کے متعلق دیکھی ہیں اور بیان کی ہیں۔ وہ درست اور صحیح ہیں۔ وہ مجنونانہ نہیں یعنی آخری زمانہ میں دجال کا فتنہ پھیلے گا۔ اس امت کے علماء انتہائی طور پر بگڑ جائیں گے۔ اور پھر آسمانی وحی سے کر مسیح موعود آئیگا۔ جو اسلام کو از سر نو چمکائے گا۔

ولقد راٰہ بالافق المبین۔ اور یقیناً اس نے کھلے افق پر دیکھ لیا ہے یعنی مسیح موعود کو اور اسلام کے دوبارہ چمکنے کو۔

وما ھو بقول شیطان الرجیم۔ اور وہ نہیں ہے دھتکارے ہوئے شیطان کی لائی بات یعنی پیشگوئی جس میں صداقت مخلوط ہوتی ہے۔

فاین تذھبون۔ پس تم کس طرف جاتے ہو یعنی اے مسلمانو اسلام کو چھوڑ کر کہاں جاتے ہو۔ اسلام تو ہمیشہ کے لئے سچا مذہب ہے ہمارا مذہب ہے اسکی عارضی کمزوری سے اس سے برگشتہ نہ ہو جانا

ان ھو الا ذکر للعالمین۔ یہ تو تمام جہانوں کے لئے نصیحت اور لائحہ عمل قائم کیا گیا ہے لمن شاء منکم ان یستقیم۔ اس کے لئے جو تم میں سے استقامت اختیار کرے۔

وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العالمین۔ اور ہمیں امید ہے تم اسی کو پسند کرو گے۔ جس کو اللہ پسند کرتا ہے یعنی دین اسلام۔

انسان کی روئے زمین پر پیدائش کے متعلق ایک نظریہ

(از جناب ملک مولابخش صاحب پنشنر)

(۱)

انسان کی پیدائش اس زمین پر کس طرح عمل میں آئی۔ ظاہر ہے کہ یہ ایک مشکل مسئلہ ہے اور میرا اس پر کچھ عرض کرنا ایک قسم کی جسارت ہے۔ مگر میں نے چونکہ اس مسئلہ پر کئی سال تک غور کیا ہے۔ اس لئے اسے پیش کر رہا ہوں میرا یہ دعویٰ نہیں کہ میں کوئی بڑی علمی تحقیق پیش کر رہا ہوں۔ یہ میرے خیالات ہیں۔ ان کے پیش کرنے سے میری غرض یہ ہے۔ کہ اگر کوئی امر ان میں درست ہو۔ تو اس کی تصدیق ہو جائے۔ اور اگر غلط ہو۔ تو اس کی تصحیح کر دی جائے۔ اس لئے قارئین کرام اگر کچھ تحریر فرمائیں گے۔ تو قابل شکریہ ہوگا۔ قبل اس کے کہ میں اصل مضمون پیش کروں میں قدرت کے دو قوانین کا ذکر کرتا ہوں۔ کیونکہ میری آئندہ بحث کا جو محض مشاہدہ سے متعلق ہے۔ ان دو پر ہی مدار ہے۔

ہر چیز میں ارتقا

پہلا امر یہ ہے کہ موجودات کی ہر چیز حالت ارتقا میں ہے یعنی ارتقا کے کسی ایک مرحلہ پر ہے۔ اور علت و معلول کے سلسلہ میں اوپر کو ترقی کرتی جاتی ہے۔ اس ارتقا کا ایک سرا تو ابتدا بہر حال ماضی ہے۔ اور دوسرا انتہا مستقبل ہر چیز جو اس وقت کسی علت کے نتیجہ میں معلول کے طور پر ہمارے روبرو آتی ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد خود کسی اور چیز کے پیدا ہونے کے لئے ایک سبب یا علت بن جاتی ہے۔ جس سے ایک اور نئی مخلوق یا چیز ظہور میں آتی ہے۔ مثلاً ایک انڈا یا بیج جو خود مرغی یا درخت سے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر مناسب حالات میں رکھے جائیں۔ تو ان سے مرغی یا درخت پیدا ہو سکتے ہیں۔ یہ اسباب ہمیشہ اپنے ہمشکل نتائج ہی پیدا نہیں کرتے۔ بلکہ بعض اوقات دو یا زیادہ سبب باہم مل بھی جاتے ہیں۔ اور جو نتیجہ پیدا ہوتا ہے وہ شکل میں اور خواص میں ان دونوں سے کچھ مختلف ہوتا ہے۔ مخلوط نسل کے جانور اور پودے اور مرکبات کیمیائی اس قانون کے عمل کے اظہار کی واضح مثالیں ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جوں جوں اس سلسلہ علت و معلول میں ہم اوپر کو چلیں۔ چیزوں کی اقسام اور اشکال تعداد میں بڑھتی جاتی ہیں۔ اور جوں جوں نیچے کو جائیں کم ہوتی جاتی ہیں۔ اگر ہم ان اقسام و اشکال کی تعداد کو ذہنی طور پر ایک مجسم صورت میں دیکھیں۔ تو وہ ایک گاؤدم شکل کی چیز بن جائے گی۔ جو اوپر کی طرف سے موٹی اور نیچے سے پتلی ہوتی جاتی ہے۔ اور اس کی ذہنی انتہا ایک نقطہ پر ہے۔ اس سے وہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ جس کو قرآن کریم نے سورۃ النجم آیت ۴۳ میں یوں بیان فرمایا ہے۔ کہ ان الی ربک المنتھی کہ تمام چیزوں کی انتہا تیرے رب کی طرف ہے۔

دوسرا قانون قدرت

دوسرا قانون جس کا اس نظریہ سے تعلق ہے یہ ہے کہ قدرت اپنے انتخاب عمل میں ہمیشہ سہولت اور استفادہ کو مدنظر رکھتی ہے۔ اس قانون کو سمجھنے کے لئے ہم اپنے افعال پر ہی غور کر سکتے ہیں۔ مثلاً ہمیں ایک چیز کی ضرورت ہو۔ اور وہ ہمیں دس گز کے فاصلہ پر مل سکے۔ تو ہم اسے حاصل کرنے کے لئے ۲۰ گز دور کبھی نہیں جائیں گے۔ تاوقتیکہ کوئی ایسے امور حائل نہ ہو جائیں۔ جو ہمیں اسے نزدیک سے حاصل کرنے میں روک ہوں۔ اسی طرح جب اسباب قریبہ میسر ہوں تو قدرت اسباب بعیدہ سے کام نہیں لیتی۔ اس قانون انتخاب کا ایک دوسرا پہلو یہ بھی ہے کہ اگر ہمارے پاس دو چیزیں ہوں اور ہم مجبور ہوں۔ کہ ان دو میں سے ایک رکھ لیں۔ اور دوسری کو چھوڑ دیں۔ تو ہم لازماً جو زیادہ مفید ہوگی اس کو رکھ لیں گے۔ اور جو کم مفید ہوگی اس کو چھوڑ دیں گے۔ مثلاً ہمیں کھانے کی ضرورت ہو۔ اور کھانا ہم کو ایک نہایت خوبصورت برتن میں دیا جائے۔ مگر ساتھ یہ شرط لگا دی جائے۔ کہ دو میں سے ایک رکھ لو یعنی کھانا یا برتن۔ تو ہم لازماً کھانا رکھ لینگے اور برتن کو ترک کر دیں گے۔ خواہ وہ کیسا ہی خوبصورت کیوں نہ ہو۔ کیونکہ کھانا ہمارے لئے زیادہ ضروری ہے۔ اگر برتن کا ہونا کھانا رکھنے کے لئے ناگزیر بھی ہو تو بھی ہم یہ کام کسی اور چیز سے لیں گے۔ مثلاً پتوں کا دونا بنالیں گے۔ یا ہاتھوں میں ہی لے لیں گے۔ مگر اس کھانے کی ضرورت کے وقت ہم یہ کبھی نہیں کریں گے۔ کہ برتن تو رکھ لیں اور کھانا جانے دیں۔ انتخاب کے اس اصل پر قدرت کام کرتی ہے۔

پیدائش انسانی کی ابتدا میں تین صورتیں

ان متذکرۃ الصدر قوانین کی بناء پر میں اس سرزمین پر پیدائش انسان کے مسئلہ کو لونگا میرے نزدیک ابتداءً اس مسئلہ کی تین ہی صورتیں ہو سکتی ہیں

اول۔ یہ کہ ابتدائے آفرینش میں مرد اور عورت کا ایک جوڑا بنایا گیا ہو۔ یا ایک سے زیادہ جوڑے پیدا کئے گئے ہوں۔ سردست میں اس امر سے بحث نہیں کرونگا۔ کہ وہ جوڑا کس عمل سے بنایا گیا۔

دوم۔ یہ کہ ابتدا میں عورت کو پیدا کیا گیا۔ جس سے ایک مرد پیدا ہوا۔ اور آئندہ نسل ان دونوں سے چلی

سوم۔ یہ کہ پہلے مرد پیدا کیا گیا۔ اور اس سے ایک عورت پیدا ہوئی اور آئندہ نسل ان دونوں سے ہیں۔

یہ دیکھنے کے لئے کہ ان تینوں نظریوں میں سے کونسا نظریہ زیادہ درست معلوم ہوتا ہے۔ اور زیادہ قابل عمل ہے۔ میں ان دو قوانین سے روشنی حاصل کروں گا۔ جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

ابتدا ایک جوڑے سے ہوئی

اس لحاظ سے اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا۔ کہ ایک مرد اور ایک عورت اگر موجود ہو جائیں۔ تو وہ مزید مردوں اور عورتوں کو وجود میں لانے کا قریب ترین ذریعہ ہو سکیں گے اور ابتدا نسل انسانی کے لئے اگر کوئی اور امور اس کو ضروری قرار نہ دیں۔ تو ایک سے زیادہ جوڑوں کی ضرورت نہ ہوگی۔ اس لئے ایک سے زیادہ جوڑوں کے ابتدا میں موجود ہو جانے کے خیال کو ترک کرنا پڑے گا۔ کیونکہ جب ایک جوڑا کسی طرح معرض وجود میں آگیا آئندہ جوڑوں کی پیدائش کے لئے ایک قریبی سبب ہو جائے

تو دوسرے جوڑوں کی ضرورت نہ ہوگی۔ اس لئے میرا نظریہ بھی ہے۔ کہ عام حالات میں پیدائش انسانی کی ابتداء ایک ہی جوڑے سے ہوئی۔ گو خاص اغراض قدرت کے ماتحت ایک سے زیادہ جوڑوں کا ہونا ممتنع نہیں ہے

مرد کو ترک کیا جا سکتا ہے یا عورت کو

اب اس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ کہ اگر ایک جوڑا موجود ہو۔ اور ہمیں اس میں اور تخفیف کرنا لازمی ہو۔ تو کیا ہمیں مرد کو ترک کرنا پڑے گا یا عورت کو ظاہر ہے کہ انسانی تخم Sperm ابتداءً مرد کے اندر پیدا ہوتا ہے۔ پھر رحم میں رہ کر پرورش پا کر انسانی بچہ بن جاتا ہے اس سے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ کہ وہ مشین جہاں انسانی بیج (Sperm) پیدا ہوتا ہے۔ مرد کے اندر ہے۔ اور یہ کہ عورت میں اہم عضو رحم ہے۔

یہ صحیح ہے۔ کہ مناسب طریق پر سلسلۂ توالد و تناسل کے جاری رکھنے کے لئے مرد اور عورت ہر دو کی ضرورت ہے۔ لیکن اگر ہم مجبور ہوں۔ کہ دو میں سے ایک کو ضرور ترک کریں۔ تو قانونِ انتخاب ہم کو یہی مشورہ دے گا۔ کہ ہم مادہ تولید والے حصے یعنے مرد کو تو رکھ لیں۔ اور برتن یعنی عورت کو ترک کر دیں۔ اور خود مرد کے اندر جو مادہ تولید کی مشین ہے۔ ایک قسم کا رحم مہیا کریں۔ جس میں مادہ تولید کی پرورش کی اہلیت ہو۔ خواہ وہ رحم نسبتاً ناقص اور غیر موزون اور عارضی ہی کیوں نہ ہو۔ ایسا رحم مہیا کرنے کے لئے ضرور ہے۔ کہ ہم متذکرہ بالا قانون ۲ پر توجہ کریں۔ جو یہ ہے۔ کہ ایسا قائم مقام مہیا کرنے کے لئے قدرت اس سبب کو کام میں لائے گی جو قریب تر ہو۔ یہ سبب موجودہ صورت میں مکمل انسانیت کا (جو مرد اور عورت پر مشتمل ہے) دوسرا جزو یعنی مرد ہی ہو سکتا ہے۔ اور باقاعدہ رحم کی عدم موجودگی میں قدرت کا تقاضا یہی ہوگا۔ کہ مرد کے اندر کوئی ایسی چیز پیدا کرے جو رحم کا کام دے۔ کیونکہ مرد کو جس کے اندر منی کا کیڑا پیدا ہوتا ہے۔ نظر انداز یا ترک نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس قسم کا وجود خواہ اس کو کچھ ہی نام کیوں نہ دو۔ ایک ایسا وجود ہوگا۔ جس میں مرد کا حصہ تو زیادہ ہوگا۔ مگر اس کے اندر رحم بھی ہوگا۔ اور اس طرح وہ وجود مرد اور عورت دونوں کا عمل کرنے کے قابل ہوگا۔ خوش قسمتی سے ایسا وجود سائینس کی نظر سے بالکل معدوم نہیں بلکہ موجود ہے۔ اور علمی اصطلاح میں اس کا نام (Hermaphrodite) ہرمافروڈائیٹ ہے۔ یعنی اس قسم کی مخلوق جو مردانہ اور زنانہ دونوں قسم کے ضروری اعضاء رکھتی ہو۔

مخلوط انسانی وجود مرد کا تھا

جو سرسری مطالعہ میں نے اس بارے میں کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہرمافروڈائیٹ بڑے حیوانوں اور انسانوں میں بھی دستیاب ہوتے ہیں۔ اور ادنےٰ مخلوق یعنی مینڈکوں مکھیوں وغیرہ میں بھی سائینس والے یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ اپنی تحقیق کے دوران میں ان کو بچے پیدا کرنے والے ہرمافروڈائیٹ (Hermaphrodite) نچلے درجہ کی مخلوق یعنے مینڈکوں اور مچھلیوں میں تو ملے ہیں۔ مگر انسانوں میں نہیں مل سکے۔ ہمیں ان کی تحقیق سے اختلاف کرنے کی ضرورت نہیں۔ مگر یہ نتیجہ ناگزیر ہے۔ کہ انسانی (ہرمافروڈائیٹ) مخلوط وجود اگرچہ اہل علم کی موجودہ تحقیق میں ایسا کوئی نہیں ملا جو بچے پیدا کرنے والا ہو۔ مگر اس میں شک نہیں۔ کہ کسی وقت ایسا مخلوط وجود موجود تھا یہ امر کہ اب بھی بعض مینڈک اور مچھلیاں ایسے مخلوط وجود ہیں جو بچے دیتے ہیں اس امر کی دلیل ہے کہ مخلوط انسان بھی کسی وقت بچے دیتا تھا۔ اور اگر ایسا بچے دینے والا انسانی وجود کبھی بھی موجود نہیں تھا تو بعض میں ہر دو اعضاء کی موجودگی کے کوئی معنے نہیں۔ علاوہ ازیں سائینس والوں کو اس امر پر اصرار نہیں ہے۔ کہ اس قسم کا مخلوط انسانی وجود ہو نہیں سکتا۔ بلکہ یہ کہ دستیاب نہیں ہو سکا۔ اس سے ہم نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ سب سے پہلا انسان جس کو ہم بالترجیح مرد کہیں گے۔ ایک مخلوط وجود تھا جس سے بچہ پیدا ہوا۔ اور اس سے ہی عورت پیدا ہوئی۔ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے خلقکم من نفسٍ واحدةٍ وخلق منها زوجها وبث منهما رجالاً كثيراً ونساءً۔ تم کو ایک اکیلے وجود سے پیدا کیا۔ اور اس سے اس کے جوڑے کو پیدا کیا۔ اور ان دونوں سے بہت مرد اور عورتیں پھیلا دیے (نساء رکوع اول)

مولوی محمد علی صاحب اور ایڈیٹر الفضل کی خط و کتابت

چند دن ہوئے مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین کی طرف سے ایڈیٹر الفضل کے نام ایک خط موصول ہوا تھا۔ جس کا جواب انہیں بذریعہ ڈاک دے دیا گیا۔ اور اس سے زیادہ اس خط و کتابت کو کوئی اہمیت نہ دی گئی۔ لیکن یہ دیکھ کر تعجب ہوا۔ کہ مولوی صاحب نے اپنا خط جو انہوں نے مدیر "الفضل" کو لکھا تھا۔ "پیغام صلح" میں چھپوا دیا۔ مگر اس کا جواب شائع نہیں کیا۔ اس کے بعد انہوں نے ایک اور خط لکھا۔ اس کا جواب بھی انہیں دے دیا گیا۔ اب یہ خط و کتابت اس لئے شائع کی جاتی ہے۔ کہ مولوی صاحب نے صرف اپنا خط شائع کرنے پر اکتفا کیا۔

مولوی محمد علی صاحب کا خط بنام ایڈیٹر "الفضل"

بخدمت ایڈیٹر صاحب الفضل۔ السلام علیکم

آپ نے خان بہادر میاں محمد صادق صاحب کا ایک مضمون اخبار الفضل مورخہ ۱۲ اپریل میں شائع کر کے مجھ سے اس کا جواب طلب کیا ہے۔ اس مضمون کے پہلے سوال کے متعلق جس میں میرے کسی بیان کا جو میں نے مولوی کرم دین کے مقدمہ میں دیا ایک ٹکڑہ شائع کیا گیا ہے۔ اور بظاہر بیچ میں سے بھی کچھ حصہ چھوڑ دیا گیا ہے۔ میں صرف اسقدر چاہتا ہوں کہ میرا مکمل بیان شائع کر دیں۔ ممکن ہے کہ میرے بیان میں خود وہ بات موجود ہو جس کو حذف کر دینے کی وجہ سے اس سے ایک غلط استدلال کیا گیا ہے۔ تو اس صورت میں مجھے زیادہ تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہ ہوگی۔

خاکسار محمد علی

ایڈیٹر الفضل کا جواب

بخدمت مولوی صاحب۔ السلام علیکم

بجواب آپ کے خط ۴۲/۴/۱۶ گزارش ہے کہ مولوی کرم دین کے مقدمہ میں آپ نے جو بیان دیا۔ اور جسے مکمل طور پر شائع کرنے کے لئے لکھا ہے۔ وہ فلسکیپ سائز کے ۱۷ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ اور عدالتی بیان کے رنگ میں مختلف امور پر مشتمل ہے اس میں نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق وہی فقرات ہیں۔ جو بارہا اخبار وغیرہ میں شائع ہو چکے ہیں۔ اگر آپ سارا بیان شائع کروانا چاہتے ہیں۔ تو چونکہ اس سے ناظرین الفضل کو نہ کوئی دلچسپی ہے اور نہ فائدہ۔ وہ صرف آپ کی خاطر شائع کیا جائے گا۔ اس لئے اس کے لئے اخباری کاغذ اور دوسرے اخراجات ادا کر دیں۔ تو وہ شائع کیا جا سکتا ہے۔

آپ کی طرف سے منظوری آنے پر اخراجات کی تفصیل اور کاغذ کی تعداد لکھ دی جائے گی۔

خاکسار غلام نبی

مولوی محمد علی صاحب کا خط بنام ایڈیٹر "الفضل"

بخدمت ایڈیٹر صاحب "الفضل" السلام علیکم

آپ کی چٹھی ملی۔ جس صورت میں آپ یہ کہتے ہیں کہ بیان میں غیر متعلق حصہ زیادہ ہے۔ اور آپ کو دلچسپی بھی نہیں۔ تو پھر اتنی تکلیف کریں۔ کہ مقدمہ کا پورا عنوان۔ کس عدالت میں کس جگہ مقدمہ تھا۔ فریقین کے نام اور میرے بیان کی تاریخیں یہ سب چیزیں نقل مقدمہ سے دیکھ کر لکھ بھیجیں۔ میں خود نقل منگوا کر دیکھ لوں گا۔ والسلام

خاکسار محمد علی

ایڈیٹر الفضل کا جواب

چونکہ اس کی نقل نہیں رکھی گئی تھی اس لئے مفہوم یادداشت سے پیش کیا جاتا ہے

بخدمت مولوی صاحب السلام علیکم

میں آپ کا مطالبہ بخوشی پورا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مگر کیا آپ بھی اسی قسم کے مطالبات پورے کرنے کی تکلیف گوارا فرمائیں گے۔ آپ سے چند حوالے مطلوب ہیں۔ اگر لکھ بھیجیں۔ تو اطلاع دیں تاکہ وہ مطالبات لکھ کر آپ کو بھیج دیے جائیں۔

خاکسار غلام نبی

اس کا کوئی جواب نہیں آیا۔

مُنہہ کی صفائی کے متعلق رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس میں تمام ضروریاتِ زندگی کے متعلق اصولی تعلیم دی گئی ہے۔ اور جسمانی و روحانی دونوں پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے اللہ تعالےٰ نے اس کی تعلیم کو مکمل فرمایا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اسلام تمام مذاہب عالم سے افضل و اعلےٰ ہے۔

اسلام نے جہاں روحانی ضروریات کو مکمل طور پر بیان فرمایا ہے۔ وہاں جسمانی ضروریات یعنی سیاسیات اور اقتصادیات کے متعلق بھی مکمل اور واضح تعلیم پیش کی ہے مگر میں اس وقت صرف مُنہہ کی صفائی کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ موجودہ زمانہ میں جب بیماریوں کی کثرت انتہا کو پہنچ گئی۔ تو ڈاکٹروں نے مختلف بیماریوں کے مختلف علاج تجویز کئے۔ مگر اس کے برعکس اسلام نے گذشتہ زمانہ میں جب بیماریوں کی اس قدر کثرت نہ تھی۔ ایسے اصول بیان کر دیئے جن پر عمل پیرا ہو کر انسان ایک خوشگوار زندگی بسر کر سکتا ہے۔ جب لوگ دانتوں کی بیماریوں کی کثرت اور ان کی وجہ سے صحت کی خرابی دیکھتے ہیں۔ تو ان کو مسواک کی ضرورت اور اہمیت معلوم ہوتی ہے۔ مگر آج سے قریباً ساڑھے تیرہ سو سال قبل ایک حکیم کامل نے جو عرب جیسے صحرا میں پیدا ہوا۔ اس کی ضرورت اور اہمیت کو مخلوق کے سامنے پیش فرمایا تھا۔ مگر جہاں مسلمانوں نے دوسرے ارشادات نبوی کو چھوڑ دیا۔ وہاں مسواک کے متعلق ارشاد کو بھی پس پشت ڈال دیا۔ دوسری اقوام عالم جن کی مذہبی کتابوں میں ایسا کوئی ارشاد نہیں ہے اس پر عامل ہو گئیں۔ مثلاً سکھ عموماً مسواک کرتے ہیں۔ مگر اس کے برعکس مسلمانوں کے دانت نہایت ہی خراب اور بدنما معلوم ہوتے ہیں۔ پس میں تمام مسلمانوں سے عموماً اور احمدی احباب سے خصوصاً گذارش کرتا ہوں۔ کہ وہ اس ارشاد نبوی پر ضرور عمل پیرا ہوں۔

مسواک کی اہمیت اور ضرورت اِس ارشادِ نبوی سے ظاہر ہوتی ہے جو ترمذی میں درج ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک عند کل صلوٰۃ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر یہ امر مشکل اور بوجھل معلوم نہ ہوتا۔ تو میں اپنی ساری امت کو ہر نماز میں مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسان کے لئے پانچ دفعہ دن میں مسواک کرنا مشکل ہے مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواہش کے پیش نظر کم از کم اس کو ایک دفعہ یا دو دفعہ ضرور جیسا موقعہ میسر آئے مسواک کرنی چاہیئے حضور سرور کائنات کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کی خواہش مسواک کے متعلق کیا تھی۔ پس احمدیہ جماعت کو جو موجودہ زمانہ میں یہ شرف رکھتی ہے۔ کہ اسلامی تعلیم کی تجدید کرے۔ اُسے اس حکم کی بھی تجدید کرنی چاہیئے۔ اور بار بار اعلان کرنا چاہیئے۔ کہ مسواک دانتوں کی صفائی کے لئے نہایت ضروری چیز ہے۔

وہ صحابہ کرامؓ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر حکم کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور اس پر عمل کرنا باعث عزت و شرف خیال کرتے تھے۔ اُن میں سے ایک کے متعلق حدیث شریف میں آیا ہے۔ کان زید بن خالد یشھد الصلوٰت فی المسجد وسواکہ علی اذنہ موضع القلم من اذن الکاتب۔ لا یقوم الی الصلوٰۃ الا استن ثم ردہ الی موضعہ۔ (باب السواک تحت ابواب الطہارۃ) یعنی زید بن خالدؓ جن کو اذان کے الفاظ الہاماً بتائے گئے تھے۔ ہمیشہ مسواک اپنے کان پر رکھتے تھے۔ جیسے کاتب اپنا قلم کان پر رکھتا ہے۔ اور بوقت ضرورت استعمال میں لاتا ہے۔ ایسے ہی زید بن خالدؓ بھی مسواک کو کان پر رکھتے۔ اور تمام نمازوں سے قبل مسواک کرتے اور بغیر مسواک کے نماز ادا نہ کرتے۔ دیکھئے! آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کو کس قدر عزت دی گئی۔ پس ہم کو بھی چاہیئے۔ کہ ولقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کے ماتحت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پھر آپ کے کامل متبعین اصحاب کے اسوہ حسنہ کی پیروی کریں۔

بخاری شریف میں آیا ہے۔ عن حذیفہ قال کان النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا قام من اللیل یشوص فاہ بالسواک۔ (بخاری باب السواک) حذیفہؓ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب صبح کو بستر خواب سے اٹھتے۔ تو اپنے مونہہ کو مسواک کے ساتھ صاف کرتے۔ پس یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنا اسوۂ حسنہ ہے جس کی تعمیل ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ جب صبح کو اٹھے۔ تو مسواک کرے۔ اور صبح کی نماز مسواک کر کے ادا کرے ایک اور حدیث میں آیا ہے۔ عن ابی بردۃ عن ابیہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوجدتہ یستن بسواک بیدہ یقول اع اع والسواک فی فیہ کانہ یتھوع۔ یعنی ابوبردہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ میں ایکدفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مسواک فرما رہے ہیں۔ اور آپ کے گلے سے اع۔اع کی آواز آ رہی ہے۔ گویا بالکل آپ ایسے معلوم ہوتے تھے۔ کہ قے کر رہے ہیں۔ اس حدیث سے مسواک کرنے کے طریق اور انداز کو واضح کیا گیا ہے۔ یعنی پہلے دانتوں کو صاف کرنا چاہیئے پھر زبان اور گلے کو صاف کرنا چاہیئے۔

مسواک کی اہمیت۔ ضرورت اور طریق بیان کرنے کے بعد اس کے چند فوائد پیش کئے جاتے ہیں۔ **اوّل**۔ جو شخص ہر صبح مسواک بالالتزام کرتا ہو۔ وہ محسوس کریگا کہ اس کی طبیعت میں ایک بشاشت اور خوشی پیدا ہوگی۔ جو اس کو بغیر مسواک کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ **دوم**۔ جو شخص باقاعدہ مسواک کرتا ہو۔ وہ دائمی قبض کا شکار بننے سے محفوظ رہتا ہے۔ کیونکہ مونہہ میں جو گندہ لعاب رات کو سونے کی وجہ سے جم جاتا ہے۔ وہ پیٹ میں جا کر قبض پیدا کرتا ہے۔ جو شخص مسواک کریگا۔ وہ یقیناً قبض سے جو ام الامراض ہے محفوظ رہیگا۔ **سوئم** مسواک کرنے سے منہہ کا مزا نہایت عمدہ ہوتا ہے۔ پاس بیٹھنے والوں کو تکلیف نہیں ہوتی۔ اور خود بھی انسان کو تکلیف نہیں ہوتی کیونکہ جو شخص مسواک نہ کرتا ہو۔ ہمیشہ اس کے مونہہ کا مزہ خراب رہتا ہے۔ اور منہہ سے ناگوار بُو آتی ہے۔ **چہارم**:۔ مسواک کرنے والا عموماً دانتوں کی ہر قسم کی بیماریوں پایوریا وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے جس سے اس کی صحت اچھی رہتی ہے۔ **پنجم**:۔ جس شخص کے دانت اچھے ہونگے۔ وہ کھانا بھی چبا کر کھائیگا۔ اور مسواک کرنے والوں کے دانت عموماً آخری عمر تک نہیں گرتے بلکہ بالکل محفوظ اور صاف رہتے تھے۔ **ششم**:۔ چھٹا فائدہ جو سب سے بڑا ہے یہ ہے۔ کہ ہم مسواک کرنے اور دانتوں کو صاف رکھ کر ارشاد نبویؐ پر عمل پیرا ہونگے۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ دانتوں کی صفائی اور جسم کے ہر حصہ کی صفائی کو روحانی صفائی سے خاص مناسبت ہے۔ جب انسان کا ظاہر صاف ہوگا۔ تو وہ اپنا باطن بھی صاف کر سکتا ہے۔ لیکن اگر ظاہر صاف نہ ہو۔ تو باطن کو صاف کرنے کی طرف اُسے توجہ نہیں ہو سکتی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھنے سے پہلے وضو کو ضروری اور واجب قرار دیا ہے۔ اور نماز اور وضو دونو لازم ملزوم چیزیں ہیں۔ کیونکہ عبادت کے لئے صفائی کی اشد ضرورت ہے۔ اللہ تعالےٰ بھی فرماتا ہے۔ قد افلح من تزکّٰی۔ کہ جو پاک ہے۔ وہ کامیاب ہو گیا۔ پاک ہونے سے مراد ظاہری اور باطنی دونوں قسم کی صفائیاں ہیں۔

اسی طرح دوسری جگہ سورہ الشمس میں فرمایا۔ قد افلح من زکّٰھا۔ کہ جس نے اپنے نفس کو پاک کر لیا۔ گویا اس نے فلاح کو پا لیا۔

پس ہمیں چاہیے۔ کہ ہم ظاہری اور روحانی دونوں قسم کی صفائیوں کو مدنظر رکھیں۔ کیونکہ صفائی بہت مفید چیز ہے۔

خاکسار بشیر احمد سیالکوٹی دارالرحمت

تصحیح روایات کے متعلق اعلان

میں ایک سے زیادہ مرتبہ اس امر کا اظہار کرچکا ہوں۔ کہ روایات کی اشاعت میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ اور مخدومی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بھی اس پر ایک خاص اور مؤثر مضمون لکھا تھا۔ مگر مجھے افسوس ہے۔ کہ یہ مرض دور نہیں ہوتا۔ "الفضل" کی اشاعت مورخہ ۱۹ر اپریل ۱۹۴۲ء میں مرحوم حکیم احمد دین صاحب کی روایات نظارت تالیف وتصنیف نے شائع کی ہیں۔ حکیم صاحب مرحوم کی زندگی میں اُن کو شائع نہیں کیا گیا۔ کہ وہ خود اصلاح کرسکتے۔ یہ واقعہ تاریخی حیثیت سے غلط ہے۔ حضرت اقدس کے سفروں کے حالات اخبارات میں شائع ہوتے تھے۔ سنہ ۱۹۰۰ء میں کوئی ایسا مقدمہ نہ تھا جس میں حضرت اقدس نے اس طرح سفر کیا ہو۔ کھنڈا کے ذکر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ اس مقدمہ کا ذکر ہے جس کی پیشی پر حضور علیہ السلام دھاریوال تشریف لے گئے تھے۔ اس کے حالات الحکم میں شائع ہو چکے ہیں۔ حضرت سیٹھ اسماعیل آدم سلمہ اللہ تعالیٰ اُن ایام میں قادیان میں نہ تھے۔ دفتر تالیف کو سہو ہوا ہے۔ وہ اس کی اصلاح کریں۔ اور صحیح حالات اُن کو الحکم میں شائع شدہ حالات سے معلوم ہوجائیں گے۔ میں صیغہ تالیف کے شعبہ روایات کے ناظم صاحب سے بادب التماس کرتا ہوں کہ اگر وہ خود روایات کی تصحیح کے لئے وقت نہ پا سکتے ہوں۔ تو میرے پاس بھیجدیا کریں۔ میں ان شاء اللہ سعی کرونگا۔ کہ اصلاح کردوں۔ وباللہ التوفیق۔ حضرت سیٹھ اسماعیل آدم خدا کے فضل سے زندہ ہیں۔ وہ اُن کی تصحیح یا تغلیط کا اظہار کرسکتے ہیں۔

(خاکسار عرفانی)

تلاش گمشدہ

حنیفہ بی بی بنت مہر فضل دین صاحب احمدی آرائیں ساکن سیکھواں تھانہ ڈیریوالہ ۳ر مئی ۴۲ء کو صبح سات بجے اپنے گاؤں میں گم ہوگئی۔ جسکا اب تک پتہ نہیں چلا۔ اسکی عمر ۱۱ سال کے درمیان ہے۔ ماتھے پر پھوڑے کا نشان ہے۔ ہاتھوں میں چاندی کے چھلے پہنے ہوئے ہیں۔ اگر اسکا کسی صاحب کو علم ہو تو فوراً نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان

تشخیص بجٹ سال ۲۲-۱۳۲۱ ہش ۴۳-۱۹۴۲ء کے متعلق اعلان

جملہ جماعتہائے احمدیہ کو سال ۲۲-۱۳۲۱ ہش ۴۳-۱۹۴۲ء کا بجٹ تشخیص کرکے بھجوانے کیلئے فارم بجٹ ارسال کردیئے گئے ہیں۔ اگر کسی جماعت کو نہ پہنچے ہوں تو وہ فوراً اطلاع دیکر منگوالے۔ نیز تاکید کی جاتی ہے کہ یہ فارمیں پُر کرکے مئی ۱۹۴۲ء کے آخیر تک دفتر ہذا میں واپس بھیج دینی چاہئیں۔ ناظر بیت المال

نہایت ضروری درخواست

ہم نے گذشتہ اعلانات کے مطابق وی۔ پی ارسال کردیئے ہیں۔ احباب کو اس وقت تک اُن مشکلات کا جو کاغذ کی گرانی اور نایابی کے سلسلہ میں ہمیں پیش آرہی ہیں بخوبی احساس ہوگیا ہوگا۔ لہذا اُمید ہے کہ تمام اصحاب وی۔ پی وصول فرما کر ہمارے ساتھ تعاون فرمائینگے۔ اور کوئی دوست بھی ایسا نہ ہوگا۔ جو وی۔ پی واپس کرکے دفتر کی مشکلات میں اضافہ کرنے کا موجب ہو۔ جو احباب وی۔ پی رُکوا کر "الفضل" کا چندہ بذریعہ منی آرڈر یا محاسب بھیجنے کا وعدہ فرما چکے ہیں۔ وہ براہِ مہربانی بہت جلد رقم ارسال فرمائیں۔

منیجر "الفضل"

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان ضلع گورداسپور کو یاد رکھیئے

اِس دواخانہ سے علاوہ اکسیروں اور تریاقوں کے حضرت خلیفہ اوّل رضؓ کے نسخہ جات اور پُرانے اطباء کے مشہور نسخہ جات تیار شدہ مل سکتے ہیں۔ اور تیار کرائے جاسکتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ شفاکن ملیریا کا بہترین علاج ہے

اب کونین استعمال کرکے تکلیف اٹھانیکی ضرورت نہیں۔ قیمت یکصد قرص ایک روپیہ

احمدی مستورات کا بہترین شغل

صحابیات کا اسوۂ حسنہ

ترقی کرنے والی قوموں پر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا فضل جذبۂ قربانی ہے۔ جو قومیں اس نعمت سے مالا مال رہی ہیں دنیا کی عنان سیادت بھی انہی کے ہاتھوں میں رہی ہے۔ صحابۂ کرامؓ اسلام کی خاطر اپنی جان قربان کردینا باعث صد فخر سمجھتے تھے۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک میں یہ جذبہ کارفرما تھا۔ اور یہی حال صحابیاتؓ کا بھی تھا۔ جنگ کا زمانہ ہو یا امن کا ہر حال میں انہوں نے مردوں کے ساتھ دینی خدمات کی سرانجام دہی میں برابر کا حصہ لیا۔ جنگ کے موقعہ پر کھانا پکانے سپاہیوں کو پانی پلانے زخمیوں کی مرہم پٹی کرنے اور اسی قسم کی دوسری خدمات عام طور پر عورتیں بجا لاتی تھیں (سیرت خاتم النبیین صفحہ ۸۲)

چنانچہ جنگ اُحد میں جبکہ گھمسان کی جنگ ہورہی تھی مسلمان عورتیں جن میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی شامل تھیں۔ اِدھر اُدھر بھاگ کر صحابہؓ کو پانی پلانے اور زخمیوں کی خبرگیری کرنے کی خدمات سرانجام دے رہی تھیں۔ غرض خطرناک سے خطرناک حالات میں بھی اُن کے قدم پیچھے ہٹنے کی بجائے آگے ہی بڑھتے تھے۔ پس واٰخرین منھم کی مصداق جماعت کی وہی مستورات مثیل صحابیاتؓ کہلائیں گی۔ جنہوں نے اُسی جذبۂ خدمت دین اور ذوق خدمتِ خلق کو اپنے اندر پیدا کیا۔ جو صحابیاتؓ کا طرۂ امتیاز تھا۔ وہ اپنے بچوں۔ بھائیوں اور عزیزوں کی تربیت ایسے رنگ میں کرتی تھیں۔ کہ وہ دین کی خاطر قربان ہوجانا اپنا مقصدِ زندگی سمجھتے تھے۔ اور آج احمدیت کو بھی ایسی ہی تربیت یافتہ جماعت کی ضرورت ہے۔ پھر اُن کی اپنی زندگی بھی جذبۂ خدمتِ خلق کا بہترین ثبوت ہو۔ فرسٹ ایڈ اور ضروری مرہم پٹی کی تعلیم حاصل کی جائے۔ فوری اور عام استعمال میں آنے والی دواؤں کی تیاری سے واقفیت حاصل ہو۔ مخلوق خدا کی خدمت کے سینکڑوں ذرائع ہیں۔ جنہیں اختیار کرکے انسانی زندگی کو ہم خرما وہم ثواب کا مصداق بنایا جاسکتا ہے۔

خاکسار ملک سیف الرحمٰن مہتمم خدمتِ خلق مجلس خدام الاحمدیہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن - ۵ رمئی - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ برطانوی افواج فرانسیسی جزیرہ مڈغاسکر میں داخل ہو رہی ہیں اور خلیج کوریا پر قبضہ کرنے کے بعد دس میل لمبی خاکنائے کو عبور کر کے اس جزیرہ کی سب سے بڑی بندرگاہ کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ برطانی جنگی جہاز بھی مڈغاسکر پہنچ چکے ہیں۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برطانی حکومت اس جزیرہ پر مستقل قبضہ کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ صرف عرصہ جنگ تک یہ قبضہ رہیگا۔ یہ جزیرہ جنگ کے بعد بدستور فرانس کا جزو سمجھا جائیگا۔ یہ جزیرہ بحر ہند میں افریقہ کے جنوب میں واقع ہے۔ اور مشرق وسطی، مشرق قریب۔ ہندوستان روس اور چین کو سامانِ جنگ جانے کے رستے اس کے قریب سے گزرتے ہیں اگر محوری اس پر قابض ہو جاتے۔ تو یہ تمام رستے خطرہ میں پڑ جاتے ✦

لنڈن - ۵ رمئی - مڈغاسکر میں برطانی افواج کے داخلہ کی وجہ سے وشی میں ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ کابینہ کا فوری اجلاس طلب کیا گیا ہے۔ جس میں نوسیولاوال تقریر کریگا وشی گورنمنٹ نے جزیرہ کی فرانسیسی افواج کو آخر دم تک مقابلہ کرنے کا حکم دیا ہے اور جزیرہ کے حکام نے برطانوی کمانڈر کی غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈال دینے کی اپیل کو ٹھکرا دیا ہے ✦

لنڈن - ۵ رمئی - جاپانی فوجیں برما میں لاشیو سے بڑھ کر چین کی سرحد کو پار کر کے صوبہ یونن کے ایک مقام پر پہنچ چکی ہیں۔ اور برما کی سرحد سے چالیس میل کے فاصلہ پر لڑائی ہو رہی ہے ✦

چنگنگ - ۵ رمئی - ایک چینی فوجی بصر نے بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ اگرچہ برما میں بے حد نازک صورت حالات پیدا ہو گئی ہے مگر جب تک فتح حاصل نہ ہو۔ وہاں سے چینی افواج کو واپس نہیں بلایا جائیگا۔ مارشل چیانگ کائی شیک برما میں چینی افواج کو مزید کمک بھیج رہے ہیں ✦

لنڈن - ۵ رمئی - مڈغاسکر کے فرانسیسی کمانڈر انچیف نے اعلان کیا ہے۔ کہ فرانسیسی فوجیں آخر وقت تک مزاحمت کریں گی ✦

چنگنگ - ۵ رمئی - برما میں چینی فوج نے گوریلا جنگ شروع کر دی ہے اور جاپانی فوج کے عقب میں حملے کئے جا رہے ہیں۔ شمال مشرقی برما کے ایک قصبہ بھمو پر ابھی چینیوں کا ہی قبضہ ہے۔ جاپانی ابھی یہاں نہیں پہنچ سکے۔ جاپانی فوجیں برما سے چین میں برما روڈ کے رستہ داخل ہوتی ہیں ✦

چنگنگ - ۵ رمئی - چینی گورنمنٹ نے تمام آزاد صوبوں میں عام لام بندی کا حکم دے دیا ہے۔ تمام انڈسٹریز و کارخانے حکومت نے اپنے قبضہ میں لے لئے ہیں۔ مارشل چیانگ نے ایک اعلان میں کہا کہ ہم اس وقت تک دشمن کو روکے رکھیں گے۔ جبتک کہ اتحادی جوابی حملے نہ شروع کر دیں ✦

چنگنگ - ۵ رمئی - مارشل چیانگ کائی شیک نے اہل چین کے نام ایک پیغام میں کہا۔ کہ وقت آ گیا ہے کہ ساری قوم لڑائی میں شریک ہو جائے۔ ضروریات زندگی میں انتہائی کمی اور پیداوار میں اضافہ کیا جائے تمام ذرائع اور ہر چیز جنگی ضروریات کے لئے وقف کر دی جائے ✦

واشنگٹن - ۵ رمئی - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ گذشتہ تین روز میں کوریجڈور پر ۱۲ ہوائی حملے ہوئے۔ آج خلیج منیلا کے کنارے پر جاپانیوں نے مسلسل پانچ گھنٹے بمباری کی۔ جزیرہ منڈناؤ میں جاپانی فوجیں چار مقامات پر اُتر آئی ہیں ✦

واشنگٹن - ۵ رمئی - ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ امریکہ نے یورپ کو چاندی بھیجنا بند کر دیا ہے کیونکہ غیر جانبدار ممالک چاندی محوریوں کو دیدیتے تھے ✦

چنگنگ - ۵ رمئی - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سات ہزار چینی جو پہلے جاپانی فوج میں شامل تھے۔ اب اس سے علیحدہ ہو کر چینی فوج میں آ ملے ہیں۔ چینی فوجوں نے اچانک حملہ کر کے جاپانیوں سے کئی اہم مقامات واپس لے لئے ہیں ✦

بمبئی - ۶ رمئی - چین کے نائب وزیر خارجہ نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا۔ کہ برما میں اب مزید پسپائی نہیں ہوگی۔ چینی فوجیں ابھی لاشو اور مانڈلے کے شمال میں لڑ رہی ہیں ✦

وشی - ۵ رمئی - معلوم ہوا ہے۔ کہ مڈغاسکر پر حملہ کے دوران میں برطانی پیراشوٹ بھی وہاں اتارے گئے ہیں۔ جنگ جاری ہے اور برطانی فوج ڈیگوسواریز کی بندرگاہ کو باقی جزیرہ سے کاٹ دینے کی کوشش کر رہی ہے ✦

لنڈن - ۵ رمئی - آج ہاؤس آف کامنز میں وزیر خارجہ نے سنگاپور اور ملایا میں برطانی سپاہیوں کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ان دونوں مقامات پر جاپانیوں نے انٹرنیشنل ریڈ کراس کے نمائندوں کو نہیں جانے دیا۔ اور ابھی تک حسب وعدہ جاپانی گورنمنٹ نے ان قیدیوں کی مکمل فہرست بھی مہیا نہیں کی۔ ہم نے سنگاپور اور ہانگ کانگ میں خوراک کے جہاز پہنچانے کی اجازت کئی بار طلب کی ہے۔ مگر اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ خوراک اور کپڑوں سے بھرے ہوئے جہاز تیار ہیں۔ اسی طرح قیدیوں سے خط و کتابت کی اجازت بھی ابھی نہیں دی گئی۔ وگرنہ ہم نے اپنی طرف سے اس سروس کے مکمل انتظامات کر رکھے ہیں ✦

واشنگٹن - ۵ رمئی - امریکن وزیر خارجہ نے ایک بیان میں کہا کہ اگر ضرورت ہوئی۔ تو امریکہ کے جنگی جہاز مڈغاسکر میں برطانی مہم کی اعانت کریں گے ✦

واشنگٹن - ۵ رمئی - امریکن گورنمنٹ نے ایک خاص حکم کے ذریعہ شہری ضروریات کی قریباً چار سو اشیاء کی تیاری میں لوہے اور فولاد کے استعمال کی ممانعت کر دی ہے۔ کئی ہزار کارخانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ تین ماہ کے عرصہ میں صنعتی پیداوار کا کام ختم کر دیں گویا کئی ہزار صنعتی کارخانے بند ہو جائینگے کہا جاتا ہے کہ یہ حکم ایسا سخت ہے کہ جسکی نظیر تاریخ عالم میں نہیں ملتی ✦

لاہور - ۵ رمئی - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مارچ ۴۲ء کے آخر تک اس صوبہ میں ۳۳۰۵۵۸ سوک گارڈز بھرتی ہو چکے ہیں۔ ان میں سے بعض نے نہایت اچھے کام کئے ہیں ✦

دہلی - ۵ رمئی - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اہم جنگی ضروریات کے پیشِ نظر آئندہ براتوں یا دوسری پارٹیوں کے لئے کسی ریلوے پر بھی سپیشل گاڑیوں کا انتظام نہ کیا جا سکیگا ✦

سٹاک ہالم - ۵ رمئی - سویڈن کے اخباری نمائندوں کا اندازہ ہے کہ گذشتہ چار ماہ میں روس کی مختلف لڑائیوں میں ۱۲ لاکھ جرمن ہلاک۔ مجروح یا گرفتار ہو چکے ہیں۔ جرمنوں کی تین لاکھ بکتر بند گاڑیاں بھی تباہ یا بیکار ہو چکی ہیں۔ ۱۵ ہزار طیارے برباد اور چالیس ہزار ہوا باز مارے جا چکے ہیں۔ روس کے ساتھ جنگ کے آغاز سے اب تک ۲۵ لاکھ جرمن ہلاک۔ مجروح یا گرفتار ہو چکے ہیں۔ جنوری سے اپریل تک روسیوں نے پچاس ڈویژن نئی فوج تیار کر لی ہے جو ہر طرح سے مسلح ہے۔ اور ہٹلر کے متوقع حملہ کی منتظر ہے ✦

لاہور - ۵ رمئی - معلوم ہوا ہے۔ کہ مختلف جیلوں میں اس وقت جو لوگ نظر بند یا جنگی قیدی ہیں۔ ان کو گورنمنٹ کی طرف سے نوٹس بھیجے گئے ہیں کہ وہ وجہ بیان کریں کہ انہیں کیوں نہ مزید عرصہ کے لئے نظر بند رکھا جائے ✦

لاہور - ۵ رمئی - معلوم ہوا ہے کہ بعض دیگر صوبوں کی طرح پنجاب میں شناختی کارڈ رائج نہیں کئے جائیں گے۔ بلکہ ہر ایک شخص کو اپنے پاس ایک کاغذ پر اپنا نام اور پتہ وغیرہ مفصل لکھ کر رکھنا پڑے گا ✦

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی)